سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

نماز میں خشوع وخضوع کی اہمیت، فضیلت اور برکات

حضورﷺ صحابہؓ ، سلف صالحین کے خشوع وخضوع کے دلچسپ واقعات

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خٰشعون (سورۃ المومنون)

ترجمہ: یقیناً وہ ایمان والے کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں خشوع وخضوع کرنے والے ہیں۔

عن ابی الدردا رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال اول شیء یرفع فی ھذالامۃ الخشوع حتیٰ لاتریٰ فیھا خاشعاً (رواہ الطبرانی)

ترجمہ: حضرت ابی الدرداؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا اس امت میں سب سے پہلے خشوع اٹھایا جائے گا یہاں تک کہ تم کو اس امت میں ایک بھی خشوع کرنے والا نہ ملے گا۔

محترم حاضرین غالباً آج چوتھا خطبہ ہے جس میں تسلسل سے نماز کی فضیلت، اہمیت، ضرورت اور فوائد وغیرہ کا ذکر ہو رہا ہے

توحید کے بعد نماز کا درجہ: اہم ترین عبادت یہی نماز ہے۔ جس کی ادائیگی کے لئے نہ کسی نصاب کی ضرورت اور نہ مرد وزن کا فرق، نہ سفید وسیاہ، مالدار اور غریب میں امتیاز۔ بلکہ ہر کلمہ گو خواہ دنیا کے جس کونے میں پیدا ہوا اسلام کے نعمت سے مالا مال ہو اس پر ادائیگی فرض اور اس پر ملنے والا اجر وثواب اگر صحیح انداز سے ادا کیا جائے، بادشاہ وفقیر دونوں کے لئے مساوی ہے، ادائیگی کے لحاظ سے آسان اور نتائج کے لحاظ سے اس عظیم المرتبت عبادت پر بولنے کے لئے چند ہفتے تو کیا اگر عمر کا سارا حصہ اس عبادت کے خصائص، فوائد اور اسرار ورموز کے بیان پر خرچ کر دیا جائے تو تمام کیا بلکہ حق بیان کی سعی بھی نا کافی ہوگی۔

خشوع وخضوع: بہرحال گزشتہ جمعہ کو نماز کی خاصیت کہ فحشاء ومنکرات سے یہ عبادت بچانے والی ہے۔ لیکن وہ نماز تب خاصیت کی حامل ہوگی جو اول سے آخر تک خشوع وخضوع کا مجموعہ ہو۔ جس کی مثالیں مرشد عالم، سرکار دو عالمﷺ، صحابہ کرامؓ اور اللہ کے نیک بندوں کی تاریخ میں ہمیں بکثرت ملتی ہیں۔ اپنے اور آپ حضرات کی

عبرت کیلئے دو چار واقعات کے ذکر پر اکتفاء کر کے نماز' دینوی واخروی فوائد ذکر کرنے کی حتی المقدور کوشش کروں گا۔

آغاز میں خشوع کا انداز: نماز ہو تو ایسی ہو کہ نمازی نیت باندھتے وقت یہ تصور کرے کہ میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں۔ شیطانی حملہ سے بچنے کی ایک بہتر صورت یہ بھی ہے کہ جب ذہن نماز میں دوسرے طرف منتقل ہو' فوراً یہ تصور کرے کہ میں کس آفت میں مبتلا ہو گیا ہوں' کیا کر رہا ہوں جبکہ میں مالک حقیقی کو دیکھ رہا ہوں اور نماز جیسا اعلیٰ عمل اس کے سامنے ادا کر رہا ہوں اور وہ ذات میرے اعضاء تو کیا دل میں جو خیال گزرتا ہے اس سے واقف ہے' ابلیس لعین کے ساتھ اگر چند بار یہ مقابلہ جاری رہے تو ان شاء اللہ ایسا وقت بہت جلد میسر ہوگا کہ ازلی دشمن شکست خوردہ ہو کر بندہ اور اللہ کے درمیان جب مناجات اور بات چیت کرے گا نماز کی صورت میں ہو رہی ہے دور دور تک بھاگے گا۔ یہی بندہ نماز میں اپنے مالک وخالق سے نماز کی صورت میں جو بات چیت اس کی لذت میں ایسا منہمک ہوگا کہ نماز کے درمیان نمازی کو دنیا ومافیھا کا تصور ہی نہ ہوگا۔ حضور اکرمؐ کے ارشاد **ان تعبد الله کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک** کا بہترین نمونہ بن جائے گا۔

امام زین العابدینؒ کا خشوع: امام زین العابدینؒ کے بارے میں مشہور ہے کہ جب نماز کے لئے وضو شروع کرنے لگ جاتے تو گھبراہٹ کی وجہ سے چہرہ وبدن کا رنگ زرد ہو جاتا لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا:

اتد رون بین یدی من اریدان اقوم ترجمہ: کیا تم کو علم نہیں کس ہستی کے حضور کھڑا ہونے کا ارادہ کر رہا ہوں۔

جب بارگاہ رب میں حاضری ہو: آج ایک شرم وحیاء احترام' عظمت ومحبت کی صفات سے متصف فرد کو اپنے محبوب' استاذ' پیر' مرشد' والدین کی عظمت کے پیش نظر ان کے سامنے کھڑے ہو کر گفتگو کرنے کے وقت اس کی حالت کیا ہو جاتی ہے' تو رب کائنات جو مالک الملک اور تمام صفات وکمالات کا جامع بلکہ ہر کمال کی انتہا اسی پر ہے' اس کے سامنے جب ایک حقیقی عابد' عبادت کے لئے کھڑا ہوگا تو اس کی حالت کیا ہونی چاہیے۔ عالم ربانی امام غزالیؒ نے کیا خوب نسخہ بتایا ہے' جو اسباب نماز میں وساوس لانے کا ذریعہ بنتے ہیں' نماز شروع کرنے سے پہلے ان کا قلع قمع کرنا چاہیے تاکہ نماز میں پریشانی کا سامنا کرنا نہ پڑے۔ یہی وجہ ہے کہ جو محتاط علماء وصلحائے امت ہیں' نے جس جانب قبلہ ہو نماز میں رخ اسی طرف ہوگا' کوشش ہونی چاہیے کہ اس طرف کوئی نقش ونگاری' گل کاری حتیٰ کہ لکھائی بھی ایسے کلمات اور جملوں کی نہ ہو جس سے نماز کے دوران نمازی کا دل ودماغ اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف مائل ہو۔

حضور اقدس ﷺ کا خشوع: نماز میں خشوع وخضوع کا اظہار حضورؐ کے اس معمول سے بخوبی ظاہر ہو رہا ہے' جس کا ذکر حضرت مطرف اپنے باپ سے کر رہے ہیں۔ **عن مطرف عن ابیه قال رأیت رسول الله ﷺ یصلی وفی صدره ازیز کا زیز الرحی من البکاء** (ابو داؤد باب فی البکاء فی الصلوۃ)

ترجمہ: مطرف اپنے والد حضرت عبداللہ بن شخیر سے روایت کر رہے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو نماز میں دیکھا کہ

آپ کے سینہ اقدس سے چکی کی آواز کی طرح رونے کی آواز آئی۔

کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں: جلیل القدر صحابی حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے۔

عن المغیرہ بن شعبہ قال ﷺ حتی انتفخت قدماہ فقیل لہ' اتتکلف ھذا وقد غفر اللہ ما تقدم من ذنبک ، وما تاخر قال افلا اکون عبدا شکورا

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے نماز پڑھنی شروع کر دی طویل قیام' رکوع سجدہ و دیگر ارکان کی وجہ سے دونوں قدم مبارک سوجھ گئے۔ فراغت کے بعد کسی نے آپؐ سے پوچھا آپ کیوں اپنے آپ کو اس قدر شدید تکلیف دے رہے ہیں حالانکہ رب العالمین نے آپ کو گناہوں سے پاک وصاف بنایا ہے فرمایا پھر تو مجھے اللہ کا بہت شکر گزار ہونا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ **عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ ﷺ یصلی حتی ترم قدماہ قال فقیل لہ تفعل ھذا وقد جاءک ان اللہ تعالیٰ قد غفر لک ماتقدم من ذنبک وما تاخر قال افلا کون عبداً شکورا۔** اسی طرح روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی ہے کہ حضورؐ نماز (تہجد) اس انداز میں پڑھتے کہ قدمین سوجھ جاتے' کسی نے پوچھا کہ اللہ نے آپ کو معصوم ڈکلیئر کر دیا ہے پھر کیا ضرورت؟ فرمایا پھر کیا اللہ کے اس کرم پر زیادہ شکریہ ادا کرنے والا نہ بنوں؟

حضور ﷺ تمام رات روتے ہوئے: تبلیغی حضرات موجود ہیں شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ کی تالیف فضائل اعمال میں بعض حضرات حضرت عائشہؓ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ ایک شخص ام المومنین حضرت عائشہؓ سے حضور ﷺ کے عجیب واقعہ اور عمل کے بارہ میں پوچھنے لگا۔ جس کے جواب میں حضرت عائشہؓ نے سائل سے پوچھا کہ آنحضرت کا کون سا کام عجیب نہ تھا۔ ہر بات عظیم الشان تھی پھر واقعہ سنانے لگ گئی کہ ایک رات آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لا کر آرام فرمانے لگے۔ پھر اچانک اُٹھ کر رب العالمین کی عبادت (نماز) شروع فرمائی نماز شروع کرنی تھی کہ حضورؐ پر رونے اور رقت کی حالت طاری ہوگئی۔ یہی کیفیت رقت اور گریہ رکوع، سجدہ، قعدہ میں بھی اس انداز سے جاری رہی کہ سینہ مبارک بھی آنسوؤں سے تر ہوگیا' طلوع فجر تک یہی خشوع وخضوع کی کیفیت جو خوف خدا، رقت قلب اور رونے پر مشتمل تھی جاری رہی فجر ہوتے ہی حسب معمول حضرت بلال نے آکر فجر کے نماز کی اطلاع دی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت کو عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو معصوم عن المعاصی ہیں۔ اگر بالفرض ہوں بھی (جو بالکل صادر ہی نہیں ہوئی) اللہ نے بخشنے کا وعدہ فرمالیا ہے۔ تو پھر اتنی شدت وتکلیف کی حالت میں ساری رات آپ نے رونے، طلب مغفرت اور عبادت میں کیوں گزاری؟ یہاں بھی وہی عجز وانکساری کا جملہ فرمایا۔ (جب اللہ نے مجھ پر اتنا کرم کرلیا ہے) تو کیا میں اسکا شکر گزار بندانہ بنوں۔

حضوروﷺ کا حق نماز کی ادائیگی کا تصور: سرکار دو عالم مرشد عالمﷺ کے فرمان کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے کا مشاہدہ اور عقیدہ یقینی تب ہو جاتا ہے جب حضرت حذیفہؓ حضورﷺ کے ساتھ ایک دفعہ نماز پڑھنے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے گویا ہیں کہ چار رکعتوں میں چار سورتیں سورۃ بقرہ سے لیکر سورۃ مائدہ کے اختتام تک جیسے کہ عادت مبارکہ تھی تجوید وترتیل سے پڑھیں۔ ہر آیت رحمت پر رک کر اس کے طلب کی دعا کرنا اور عذاب ومشقت کی آیت پڑھتے وقت رک کر اللہ کی ذات کے ذریعہ عذاب سے پناہ مانگتے اور پھر لمبے لمبے رکوع وسجدوں کا ذکر تو آپ کئی دفعہ خطبات کے دوران سنتے چلے آرہے ہیں۔ اللہ اکبر اتنے خشوع وخضوع اور مشقت برداشت کرنے کے بعد بھی اپنی انکساری اور خاکساری سے بھرپور نماز کی فراغت پر بطور عجز وانکساری وتواضع اپنی عبادت کو معمولی سمجھ کر روتے ہوئے دعائیں فرماتے **اللھم ما عبد ناک حق عبادتک وما عرفناک حق معرفتک** ۔ اے اللہ جل جلالہ نہ میں نے آپ کی عبادت کرنے کا جو حق ہے وہ ادا کر دیا اور نہ آپ کو پہچاننے کا جو حق ہے وہ ہم سے ادا ہو سکا۔

دنیا کی ہدایت کیلئے رب العالمین نے جو نمونہ بھیجا اس کے کردار گفتار اعمال واکسیر نفسی کا یہ عالم اور ہم اپنے آپکو محبوبﷺ کے عاشق کہنے والوں کے ذوق عبادت وایمان میں کتنی بڑی خلیج ہے۔ ہم اتفاق سے کبھی دو رکعت پڑھ لیتے ہیں جن میں نہ حضورﷺ کے نماز کی وہ چاشنی عجز وانکساری اور نہ زبان سے جو کچھ پڑھ رہے ہیں دل سے اس کی موافقت تکبر وغرور اتنا کہ فوراً اپنے آپکو جنت کے والی اور وارث سمجھ لیتے ہیں جیسے ہم نے اللہ پر (نعوذ باللہ) بڑا احسان کیا جبکہ اسکے لامتناہی احسانات وانعامات کو بھی ہم اپنا ہی کمال سمجھتے ہیں۔ اور ہماری نمازوں میں انہی شرائط وصفات کے نہ ہونے کیوجہ ہے کہ نمازی پر نماز کے جو انوار وبرکات مرتب ہوتے ہیں ہم اُن سے محروم ہیں۔

حضرت ابوطلحہؓ کے خشوع کا انداز: کاش ہم بھی اپنی نمازیں حضورﷺ پر اپنی جانیں نچھاور کرنے والے جو آنحضرتﷺ کے بعد ہمارے لئے اعلیٰ ترین نمونہ ہیں صحابہ کرام کی اتباع کرتے ہوئے پڑھتے۔ جلیل القدر صحابی حضرت ابوطلحہؓ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے ہیں درختوں کے درمیان ایک پرندہ باغ سے نکلنے کیلئے راستہ کے تلاش میں ادھر ادھر اُڑنے لگا۔ حضرت ابوطلحہؓ کی توجہ نماز کے دوران پرندے اور درختوں کی طرف منتقل ہوئی۔ اس معمولی وقت کیلئے نماز میں اپنے خالق ومالک سے توجہ ہٹے پر اپنا باغ ہی حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ کی خوشنودی کی خاطر عامتہ المسلمین کیلئے وقف کر کے اسکی ملکیت سے دستبردار ہو گئے۔

تیر لگتے رہے مگر نماز نہ توڑی: صحابہ کے شوق نماز کا اندازہ آپ اس واقعہ سے کر سکتے ہیں جو امام ابوداؤدؒ اپنے ایک ترجمۃ الباب کے ضمن میں نقل فرماتے ہیں: **عن جابرؓ قال خرجنا مع رسول اللهﷺ یعنی فی غزوۃ ذات الرقاع فاصاب الرجل امراۃ رجل من المسلمین فحلف انی لا انتھی حتی اھریق دماً فی اصحاب محمد فخرج یتبع اثر النبیﷺ فنزل النبیﷺ منزلاً فقال من رجل یکلؤنا فانتدب**

رجل من المهاجرين و رجل من الانصار فقال كو نابفم الشعب قال فلما خرج الرجلان الى فم الشعب اضطجع المهاجرى وقام الانصارى يصلى واتى الرجل فلما رأى شخصه عرف انه ربئية للقوم فرماه بسهم فوضعه فيه فنزعه حتى رماه بثلثة اسهم ثم ركع وسجدثم انتبه صاحبه فلما عرف انهم قد نذروانه هرب فلما رائى المهاجرى مابالا نصارى من الدماء قال سبحان الله الا انبهتنى اول مارمٰى قال كنت فى سورة اقرء ها فلم احب ان اقطعها　(ابوداؤد)

ترجمہ۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک دفعہ غزوہ ذات الرقاع میں نکلے۔ایک آدمی نے کسی کافر کی بیوی کو قتل کردیا۔مقتولہ کے کافر خاوند نے قسم کی کہ اسوقت تک سکون سے نہ بیٹھوں گا جب تک محمدﷺ کے کسی ساتھی کو شہید نہ کروں۔پس وہ نبی کریمﷺ کے قدموں کی نشانیوں کو دیکھتے ہوئے انکے پیچھے لگ گیا۔پس ایک منزل پر آرام کیلئے اترے فرمایا ہمارا پہرہ کون دے گا ایک مہاجر (جس کا نام عماد بن یاسر تھا) اور ایک انصاری (جس کا نام عباد بن بشر تھا) نے یہ ذمہ داری قبول کی۔حضورﷺ نے فرمایا کہ گھاٹی کے کنارے چلے جاؤ۔جب حضورﷺ کے مقرر کردہ جگہ چلے گئے۔مہاجر لیٹ گیا اور انصاری صحابی نے کھڑے ہوکر نماز پڑھنا شروع کردیا۔ایک شخص نے آکر انکی شناخت کرلی کہ یہ اس قوم کے پہرہ دار ہیں پس اسے ایک تیر مارا جو اسے نماز پڑھتے ہوئے لگا۔انصاری نے تیر نکال دیا۔حتی کہ اس مشرک نے تین تیر مارے۔رکوع سجدہ کرنے کے بعد اس نے اپنے ساتھی کو بتایا۔تیر انداز کو معلوم ہوا کہ وہ خبردار ہو گئے تو بھاگ گیا۔مہاجر صحابی نے جب انصاری کو (خون میں لت پت) دیکھا تو تعجب سے کہا۔آپ نے پہلا تیر لگتے ہی مجھے کیوں نہ بتایا۔انصاری نے کہا میں قرآن کی ایک سورۃ پڑھ رہا تھا جسے توڑنا میں نے پسند نہ کیا۔

ہم بھی نماز پڑھتے ہیں ایک چھوٹی سی چیونٹی کپڑوں میں داخل ہونے اور بدن پر ایک مکھی بیٹھنے سے تمام بدن میں ہلچل بپا ہوکر دور سے دیکھنے والے کو یہ امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ مذکورہ شخص نماز پڑھ رہا ہے یا کھیل کود میں معروف ہے اور ذکر کردہ واقعہ میں صحابی نماز کے اس حقیقی روح اور لذت سے لطف اندوز ہو رہا ہے کہ دشمن کی طرف سے تیر برسانے اور بدن سے خون کے فوارے چھوٹ جانے پر بھی اپنے محبوب کیساتھ ہم کلامی میں کوئی مصیبت حائل نہیں ہوسکتی۔

خشوع وخضوع کی تکمیل کب ہوگی:

صحابہ حضور کے ہر عمل اور حکم پر حرف بہ حرف عمل کرنے کیلئے بے چین رہتے ان کو یقین تھا کہ نماز میں خشوع وخضوع کی تکمیل کے بغیر نماز حقیقی عبادت ہی نہیں بلکہ ناقص ہے جیسے کہ آپکا فرمان ہے۔

عن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما مثل الصلوة المكتوبه كمثل الميزان من اوفى استوفى (روره البيتهى)　ترجمہ۔ حضرت ابن عباسؓ حضورﷺ سے روایت کررہے ہیں کہ آپ نے ارشاد

فرمایا۔فرض نماز کی مثال ترازو جیسے ہے جو نماز کو پوری طرح ادا کرتا ہے اسے پورا اجر ملتا ہے۔

عن عثمان بن ابی دھرشؒ مرسلا (قال) لا یقبل اللہ من عبد عملاً حتی یحفر قلبه مع یدیه(روره الترغیب) ترجمہ۔ حضرت عثمان بن ابی دھرشؒ آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ بندے کے اس عمل کو قبول فرماتے ہیں جس میں وہ اپنے بدن کیساتھ دل کو بھی متوجہ کر رہا ہو۔

نماز کا اجر وثواب میں خشوع ملحوظ ہوگا:

جس نے نماز لاپرواہی اور غفلت سے پڑھی اسے قیامت کے روز فرض نماز کے تولنے کیلئے جو ترازو ہوگا وہ پورا نہیں بلکہ جس غفلت اور بے توجہی سے پڑھی اس کے مقدار ثواب ملے گا۔امام ابی داؤد اسی سلسلہ میں ایک طویل روایت لائے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ نماز تو کئی لوگ پڑھتے ہیں مگر کسی کے نماز کا ایک تہائی نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے کسی کا چوتھا حصہ کسی کا پانچواں چھٹا کسی کو ساتواں کسی کو آٹھواں کسی کو نواں اور کسی کو دسواں حصہ لکھ دیا جاتا ہے۔نماز کا وہ حصہ جو خشوع کیلئے مانع ہوا اس کا اجر وثواب کاٹ دیا جاتا ہے۔

حضرت علیؓ کا خشوع:

حضرت علیؓ کے بارے میں علماء نے لکھا ہے نماز کیلئے کھڑے ہو کر شروع کرنے کا ارادہ کرتے ہی کانپ اٹھتے کسی نے وجہ پوچھی کہ اس وقت آپ کا چہرہ مبارک زرد پڑ جاتا ہے فرماتے !اب اس امانت کی ادائیگی کا وقت شروع ہو رہا ہے جس کے تحمل اور اٹھانے سے آسمان زمین اور پہاڑوں نے معذرت کر لی تھی اور میں اسے اٹھا رہا ہوں۔

ہماری حالت یہ کہ ہم تو نماز اپنے اوپر ایک ایسا بوجھ سمجھتے ہیں جس سے جان چھڑانے کیلئے دو چار منٹ ہی کافی سمجھ کر اپنے پر فریضہ سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کر لیتے ہیں۔خلاصہ یہ کہ ہمیں اپنے نماز کو مؤثر نتیجہ خیر بنانے کیلئے ہر قسم کے وساوس سے احتراز اللہ کو حاضر ناظر سمجھ کر اسکے سامنے کھڑا ہونے اور تمام آداب کی رعایت کو ملحوظ رکھنا ہوگا۔ تب ہم خود اور ہماری نماز ہمیں گناہوں سے محفوظ رکھنے میں کارآمد ثابت ہو کر ''**والذین ھم علی صلوتھم یحافظون**'' کامیاب مسلمانوں کی اس صفت میں شامل ہو سکیں گے۔

ترکِ صلوٰۃ کے نقصانات:

محترم حضرات پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ نماز مسلمانوں کا امتیازی شعار اور ایسا دینی نشان ہے جس میں اسلام کے پانچوں بنیادی ستونوں اور ارکان کی جھلک موجود ہے یہی وجہ ہے کہ اس اہم فرض کو ترک کرنے میں نہ صرف آخرت بلکہ دنیا کے بھی بے شمار نقصانات موجود ہیں اور پابندی سے ادائیگی میں صرف آخرت کی نہیں بلکہ اس حیات مستعار میں لاتعداد فوز وفلاح اطمینان وسکون کے راز موجود ہیں۔یہ عظیم المرتبت عبادت ہے کہ اسکے خواص زندگی ہی میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔نماز نہ پڑھنے کی تباہ کاریوں میں ایک بہت بڑی بربادی وہ ہے جس کا ذکر انبیاء کے

سردار آنحضرت نے خود ارشاد فرمایا۔

عن ابن عباسؓ قال ان رسول اللہ ﷺ قال من ترک الصلوۃ لقی اللہ وھو علیہ غضبان (رواہ البزار)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم ﷺ سے روایت کررہے ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے (بلا عذر قصداً) نماز چھوڑی وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے سخت ناراض ہونگے۔

محترم ساتھیو اللہ ہم سب کو اپنی ناراضگی سے بچائے جس سے اللہ ناراض ہو اگر ساری کائنات اس سے راضی ہو پھر کوئی اسے اللہ کے عذاب سے بچانے والا نہیں۔

ایک نماز کے چھوڑنے پر وعید شدید: ایک اور موقع پر رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا۔

عن نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال من فاتتہ الصلوۃ فکانما وترا ھلہ ومالہ (رواہ ابن حبان)

ترجمہ۔ حضرت نوفل بن معاویہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی ایک نماز بھی (بلا عذر) فوت ہو۔ وہ ایسا ہے کہ گویا اسکے اہل وعیال، مال ومتاع ہلاک ہوئے۔

نمازی کیلئے پانچ انعامات:

استاذی وشیخی والد مکرم حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ اپنے مواعظ کے درمیان احادیث کی روشنی میں فرمایا کرتے تھے نمازی کیلئے اللہ تعالیٰ نے پانچ اعزاز وانعام مقرر فرمائے ہیں۔ نمبر ا نمازی کا رزق اور بڑھا دیا جاتا ہے۔ نمبر ۲ عذاب قبر سے محفوظ رہیگا نمبر ۳ قیامت کے دن اسکا اعمال نامہ اسکے دائیں ہاتھ میں اللہ دیگا جو نجات کی نشانی ہوگی۔ نمبر ۴ پل صراط پر جو قریباً تین ہزار سال کے سفر کے برابر مسافت ہوگی۔ اللہ اسے برق رفتاری سے گزار دیگا نمبر ۵۔ اللہ اسے بلا حساب جنت میں داخل ہونے والوں میں شامل کردے گا۔

تارکین صلوٰۃ کیلئے وعیدات:

تارکین صلوۃ کے بارہ میں احادیث بیان کرتے ہوئے فرماتے نمبر ا۔ بے نمازی کی عمر میں برکت نہیں ہوتی۔ نمبر ۲۔ اسکے رزق میں برکت کے بجائے ہمیشہ تنگی رہتی ہے۔ نمبر ۳۔ صالحین اور نیکوکار خوش قسمتوں کے رجسٹر سے اس کا نام کاٹ دیا جاتا ہے۔ نمبر ۴۔ نماز نہ پڑھنے والے کے دیگر اعمال صالحہ جن پر یہ عمل پیرا ہوا ان پر قبولیت اور اجر مرتب نہیں ہوتا۔ نمبر ۶۔ موت کے وقت سخت پیاس میں مبتلا رہتا ہے۔ نمبر ۷۔ مرنے کیساتھ ہی قبر آگ سے بھر جاتی ہے۔ نمبر ۸۔ قبر اس پر تنگ ہو کر پسلیاں پسلیوں میں داخل ہوجاتی ہیں ایک اژدھا اس پر قبر میں مسلط ہوجاتا ہے۔ یہ تو صرف چند انعامات اور سزاؤں کا ذکر ہے۔ اگر تفصیلی فوائد ونقصانات ذکر ہوں تو اس کیلئے طویل وقت چاہیے۔

رب کائنات مجھے آپ اور تمام امت کو نماز کی پابندی بمعہ جملہ اداب وشرائط کرنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین